

نئی دہلی: متحدہ عرب امارات نے ہندوستان کو تھیں دیا ہے کہ کھینچیں
 ملک میں رہنے والے ہندوستانیوں کی حفاظت اسی کی "ترجیح" ہے۔ اس بات
 کی ضرورت ہے جو ان کی حفاظت کی جائے ہے اور ان کے ساتھ خاندان کی
 طرح سلوک کیا جاتا ہے، خاص طور پر شرق وسطیٰ میں جاری تنازعہ کے
 دوران جس نے امارات کو ایران کے حملوں کا سامنا دیکھا ہے۔ ہندوستان کی
 نئی متحدہ عرب امارات کے صدر عبدالنصر الشانی نے اقوام متحدہ کی ایک
 اور واشنگٹن ایسٹریٹجک ایسپائر کرنے کے اقدام پر ان کے وزیر خارجہ منی
 ماما کے خلاف ایران کے حملوں کی مذمت کی تھی، اور کہا کہ یہ ایک
 نئے ملک کا اصولی بیان ہے جسے متحدہ عرب امارات ایک اسٹریٹجک پارٹنر
 دوست سمجھتا ہے اس وقت جب یہ سب سے اچھے ہے۔ انہوں نے کہا کہ
 متحدہ عرب امارات یازدہ سال کے ہندوستان ان لوگوں میں شامل تھے جو پہلے
 ہمارے ساتھ کھڑے تھے۔" یہ اے سی ہندوستانی شہریوں کی حفاظت
 کی ترجیح ہے۔ ان کی حفاظت کی ہے اور ان کے ساتھ خاندان جیسا
 سلوک کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ان اور ہم آہنی کے ہونے کی ایک
 2000 چھتیس "الٹائی" نے نی ٹی وی، یو ٹیو بی انہوں نے کہا کہ متحدہ
 عرب امارات کے صدر محمد بن زید الشانی نے ہسپتال میں کایج زخمی

آبنائے ہرمز پر ایرانی تسلط کمزور کرنے کیلئے ٹرمپ کا خاکہ پر قبضے کا منصوبہ

ایک رپورٹ کے مطابق آبنائے ہرمز پر ایرانی گرفت کمزور کرنے کیلئے ڈونالڈ ٹرمپ ایران کے جزیرے فارگ پر قبضے کے منصوبے پر غور کر رہے ہیں



فلج فارس میں ایران کا تسلط توڑنے کے لیے ٹرمپ جزیرہ فارگ پر قبضے پر غور کر رہے ہیں وائٹ ہاؤس میں ایران کو کمزور کرنے اور آبنائے ہرمز میں ٹیکٹرک ٹھکانوں کو ختم کرنے کے لیے جزیرہ فارگ پر ٹیکٹرک شکن پر بات چیت ہوئی تھکے خارجہ کے نام سے مشہور امریکی ویب سائٹ "انکسپوس" نے متحدہ مواصلات سے آگاہ چار ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ ٹرمپ انتظامیہ ایران کے جزیرہ فارگ پر قبضے یا اس کی ناکہ بندی کے منصوبوں پر غور کر رہی ہے۔ یہ اقدام تہران پر آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے دباؤ ڈالنے کی وسیع تر کوشش کا حصہ ہے۔ واضح رہے کہ یہ منصوبہ اس وقت سامنے آیا ہے جب وائٹ ہاؤس دنیا کی اہم ترین بحری راہداریوں میں سے ایک پر ایران کی گرفت کو ختم کرنے کے طریقے تلاش کر رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ٹرمپ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وہ اس تنازع کو اپنی طلبہ پر اثر انداز کر سکتے ہیں جسے جب تک کہ آبنائے میں ٹیکٹرک حملے میں شامل ڈالنے کی ایران کی صلاحیت کو کم نہ کر دیا جائے۔

کاروائی ممکنہ طور پر اسی وقت ہوگی جب امریکی فوج آبنائے ہرمز کے ارد گرد ایران کی صلاحیتوں کو مزید کمزور کر دے گی۔ ذرائع نے بتایا، "ہمیں حملوں کے ذریعے ایرانیوں کو کمزور کرنے، جزیرے پر قبضہ کرنے اور پھر انہیں کثرت و شیعہ کے لیے مجبور کرنے کے لیے تقریباً ایک مہینہ درکار ہے۔" تاہم اس منصوبے کے لیے خطے میں اضافی امریکی فوجی دستوں کی تعیناتی کی ضرورت ہوگی۔ ایک

فیصلہ کرتے ہیں، تو وہ ایسا کریں گے۔ لیکن یہ فیصلہ ابھی نہیں ہوا ہے۔ جبکہ ایک دوسرے سینئر ہیکار نے زور دے کر کہا کہ ایسی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ سینئر نام کا شخص نے استدلال کیا کہ ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز کو بند کرنے کی کوئی بھی حرکت طاقت کی بجائے کمزوری کی علامت ہوگی، انہوں نے کہا کہ ٹرمپ کے پاس اس طرح کے منظر نامے کے لیے وسیع تر جنگی منصوبے تیار ہیں۔ پھر بھی، یہ سوالات برقرار ہیں کہ کیا جزیرہ فارگ کو نشانہ بنانے سے واشنگٹن کے وسیع تر مقاصد حاصل ہو جائیں گے۔ اگرچہ یہ جزیرہ ایران کے تیل کی برآمداتی ویب سائٹ کا مرکز ہے، لیکن کچھ عہدیداروں اور تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس پر قبضہ کرنا ضروری نہیں کہ تہران کو ٹرمپ کی شرائط پر اس قبول کرنے پر مجبور کر دے۔ ریٹائرڈ سینیٹر ایمل مارک مگنر کی نے انکسپوس کو بتایا کہ اس قسم کی کارروائی امریکی فوجیوں کو واضح حکمت عملی کے بغیر خطرے میں ڈال سکتی ہے۔ انہوں نے کہا، "اگر ہم جزیرہ فارگ پر قبضہ کر لیتے ہیں، تو وہ دوسری طرف سے تیل کی سپلائی بند کر دیں گے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم اس کی تیل کی سپلائی پر قابو پالیں گے۔" ان کے خیال میں، تقریباً دو ہفتوں کے مزید حملوں کے بعد جن کا مقصد ایران کی فوجی صلاحیتوں کو کمزور کرنا ہے، امریکہ کے ٹیکٹرک ٹیکٹک حفاظت کے لیے آبنائے میں سیارے سے تعینات کرنے کا امکان زیادہ ہے جس سے زمین حملہ ضروری ہو جائے گا۔

ایران جنگ، آبنائے ہرمز اور چین کی توانائی سیکورٹی: عالمی معیشت پر بڑے اثرات

بیجنگ: مشرق وسطیٰ میں جاری ایران جنگ نے عالمی توانائی کے نظام کو شدید دباؤ میں ڈال دیا ہے، خصوصاً آبنائے ہرمز کے گرد بڑھتی کشیدگی نے دنیا بھر میں تیل کی ترسیل اور قیمتوں پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ صورتحال نہ صرف عالمی سطح پر بلکہ خطے کے درمیانہ ممالک کے لیے بھی ایک بڑا امتحان بن چکی ہے۔ آبنائے ہرمز، جہاں سے دنہائے تقریباً 20 فیصد تیل کی ترسیل ہوتی ہے، اس وقت عالمی سیاست اور معیشت کا مرکز بن چکا ہے۔ جنگ کے باعث اس اہم گزرگاہ میں تیل و حمل متاثر ہوئی ہے جس کے نتیجے میں عالمی منڈیوں میں تیل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ کیے میں آیا ہے۔ ایران نے ایک طرف جہاں اس راستے کو بند کرنے یا محدود کرنے کی دھمکیاں دی ہیں، وہیں دوسری جانب وہ اپنی تیل برآمدات، خاص طور پر چین کو، جاری رکھے ہوئے ہے۔ چین اس وقت ایران کے تیل کا سب سے بڑا خریدار ہے اور اس کے لیے عالمی تیل پر انحصار بہت زیادہ ہے، جس کی وجہ سے یہ بحران بیجنگ کے لیے ایک اسٹریٹجک چیلنج بن گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چین اپنی توانائی کی ضروریات کو پوری کرنے کے لیے نہ صرف ایران بلکہ اردوں ممالک کے ساتھ بھی تعلقات کو مضبوط کر رہا ہے تاکہ اس ایک خطے پر انحصار کم کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ چین نے گزشتہ برسوں میں بڑے پیمانے پر تیل کے ذخائر بھی قائم کیے ہیں تاکہ ایسے بحرانوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔ دوسری جانب، ایران کے لیے عالمی چین ایک اہم معاشی سہارا ہے کیونکہ اس کی تیل برآمدات کا بڑا حصہ چین جاتا ہے، جس سے اسے جنگی اخراجات پورے کرنے میں مدد ملی ہے۔ ادھر ایسی سطح پر اس بحران کے اثرات تیزی سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ ماہرین خبردار کر رہے ہیں کہ اگر آبنائے ہرمز میں رکاوٹ برقرار رہی تو یہ عالمی معیشت کے لیے ایک بڑے بحران کا سبب بن سکتی ہے، جس سے توانائی کی قلت اور بیجنگ میں اضافہ ہوگا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق موجودہ صورتحال یہ ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح عالمی طاقت کا جنگ عالمی توانائی سپلائی چین کو متاثر کر سکتی ہے اور بڑی طاقتوں کو سنے اس سڑجنگ فیلے کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ چین، ایران اور مغربی طاقتوں کے درمیان یہ کشمکش آنے والے دنوں میں عالمی سیاست کا رخ متعین کر سکتی ہے۔ امریکی وزیر بیرونی امور نے سوشل میڈیا پر اپنے دلچسپ بیان کے لیے اہمیت دے دی ہے، جس میں وہ دعوت کرتے ہوئے نظر آئے۔ انہوں نے غلام سے اپنے بیٹے کی بیٹی کے لیے دعا کی کہ وہ عالمی تیل کی کمپنی کی۔

پشتون کارکن کا قوام متحدہ میں پاکستانی فوج پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا الزام

جنیوا: قوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 61 ویں اجلاس کے دوران ایک پشتون انسانی حقوق کے کارکن نے پاکستانی فوج پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے عالمی برادری سے فوجی مداخلت کا مطالبہ کیا۔ پشتون انسانی حقوق کے صدر وفضل احمد ان غزنی نے اپنے بیان میں کہا کہ پاکستان کی جانب سے خیر پختونخوا، بلوچستان اور افغانستان میں کارروائیاں کے دوران شہریوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، جسے انہوں نے "جنگی جرائم اور انسانیات کے خلاف جرائم" قرار دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حالیہ فضا میں حملوں میں افغانستان میں شہری شخصیات کو نشانہ بنایا گیا جن میں ایک حاملہ عورت کے ایک ہسپتال پر بھی کیا گیا جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں شہری ہلاک اور زخمی ہوئے۔ کارکن نے مزید کہا کہ پاکستان میں ہزاروں فوجی آپریشن کے نتیجے میں عام شہری متاثر ہو رہے ہیں، جبکہ پشتون اور بلوچ برادریوں میں ایک کشیدگیوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ان کے مطابق سیکورٹی اداروں نے پناہ گزینوں کی آزادی کو برقرار رکھنا ضروری کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی توجہ دلائی کہ بعض قوانین، خصوصاً "ایکشن ان ایڈ ایکٹ سول پاور" خیر پختونخوا، سیکورٹی اداروں کو غیر معمولی اختیارات دیتے ہیں۔

بنگلہ دیش میٹرو ریل اور صحت کانیاجیلنج

شہری ٹرانزٹ میں بیماریوں کا پھیلاؤ کا خدشہ



ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں تیزی سے ترقی کرتے شہری ٹرانزٹ نظام، خصوصاً ڈھاکہ میٹرو ریل، کو جہاں ٹریفک مسائل کے حل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، وہیں ماہرین نے اسے ایک بڑے خطرے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ عوامی صحت کے چیلنج کے طور پر بھی پیش کیا ہے۔ تاہم تجزیہ کے مطابق، میٹرو ریل جیسے ہائی ڈینسٹی ٹرانزٹ سسٹمز ہزاروں افراد کو محدود جگہ میں اکٹھا کرتے ہیں، جس سے متعدی بیماریوں کے تیزی سے پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دنیا کے بڑے شہروں جیسے بیجنگ، ٹوکیو اور نیویارک میں کیے گئے مطالعات سے ثابت ہوا ہے کہ میٹرو اور پبلک ٹرانسپورٹ کے نینٹ درکنس تیار ہونے کا پھیلاؤ کے امریکہ میں بھی ہو سکتے ہیں، خاص طور پر جب رش زیادہ ہو اور مسافر ایک دوسرے کے قریب ہوں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وائرس اور بیکٹیریا نہ صرف ہوائے ذریعے بلکہ زیادہ استعمال ہونے والی سطحوں جیسے چوڑے بیڑے، دروازوں کے ہینڈلر، کنٹ

ورک کی وسیع جغرافیائی رسائی بھی بیماریوں کے تیزی سے پھیلاؤ کا سبب بن سکتی ہے، کیونکہ ایک علاقے میں پیدا ہونے والا انفیکشن ٹرانزٹ کے ذریعے دوسرے علاقوں تک آسانی سے منتقل ہو سکتا ہے۔ ماہرین نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ میٹرو ریل کے ساتھ ساتھ بوسا صحت کے اقدامات کو بھی بنایا جائے جن میں باقاعدہ صفائی، ہائی ٹیج مسکوں کی جراثیم کشی، سینٹرائزڈ فیلٹرنگ کی تنصیب، اور بہتر وینٹیلیشن سسٹمز شامل ہیں۔ عالمی تحقیق بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں ہوا کے ذریعے پھیلنے والی بیماریوں کا خطرہ ایک بڑا چیلنج ہے، جس کے لیے بہتر صفائی، ماسک کے استعمال اور سمجھ کے اقدامات ضروری ہیں۔ ماہرین کے مطابق، اگرچہ میٹرو ریل بنگلہ دیش کے شہری انفراسٹرکچر میں ایک بڑی پیش رفت ہے، لیکن اس کے ساتھ عوامی صحت کے خفیہ کا نظر انداز کرنا مستقبل میں ایک بڑے بحران کو جنم دے سکتا ہے۔

پاکستان میں آبادی میں اضافہ خواتین کو متاثر کر رہی ہے: رپورٹ

ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ اگر خواتین کو مانع حمل خدمات تک بہتر رسائی اور تولیدی انتخاب کرنے کے لیے خود مختاری حاصل ہو

بڑھ کر 59 فیصد تک لے جائے گا برسرال تقریباً 2300 ماؤں کی جان بچا سکتا ہے۔ بین البری سالانہ تقریباً 73,000 نوزائیدہ بچوں کی اموات کو بھی روک سکتی ہے، اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ ستر خاندانی منصوبہ بندی ماں اور بچے دونوں کی بقا کو برادرست متاثر کرتی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، لاکھوں خواتین کو بنیادی تولیدی صحت کی دیکھ بھال تک رسائی میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہیں علاقوں میں ٹیکٹکس اکثر علم کم ہوتا ہے یا ان کا سچا نام ہوئی ہے، جبکہ ثقافتی اصول خواتین کو نام عمل خدمات حاصل کرنے کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ بہت سے گلوں کے پاس براہ راست صحت کو خطرے میں ڈال کر بار بار حمل برداشت کرنے کے اور کوئی چارہ بند نہیں ہے۔ ذریعے کے بارے میں فیصلہ اضافہ بحران کو مزید بڑھاتا دے رہا ہے، 53.2% کی سالانہ شرح نمو کے ساتھ، آبادی تیزی سے بچھل رہی ہے، جس سے صحت کی سہولیات پر دباؤ بڑھتا ہے۔ بڑھتی کے واڈز، خاص طور پر سرکاری ہسپتالوں

کیا چین اچانک معاشی بحران کا شکار ہو سکتا ہے؟

عالمی ماہرین کی تشویش

بیجنگ: عالمی معیشت میں چین کی حیثیت کے چیلنج نظر یہ سوال شدت سے زیر بحث آ رہا ہے کہ آیا چین کی معیشت کسی اچانک بحران یا "بریک" کا شکار ہو سکتی ہے یا نہیں۔ حالیہ چڑیوں میں چین کی معاشی طاقت کے ساتھ ساتھ اس کی ساختی کمزوریوں کو بھی اجاگر کیا گیا ہے، جو مستقبل میں بڑے چھٹکے کا سبب بن سکتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق گزشتہ دو دہائیوں میں چین کی تیز رفتار ترقی نے اسے دنیا کی دوسری بڑی معیشت بنادیا، تاہم اب اس کے معاشی ماڈل پر تنقید اور گہرے چیلنجز ہیں۔ خاص طور پر جائیداد کے شعبے کا بحران، بینکاری میں خراب فزیشن کی بڑی مقدار، اور کمزور گریڈیٹ ایسے عوامل ہیں جو معیشت کو غیر مستحکم بنا رہے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ چین کے سرکاری معاشی اعداد و شمار پر بھی شکوک بڑھ رہے ہیں اور بعض ماہرین کے مطابق اصل معاشی صورتحال ظاہر کردہ اعداد سے کمزور ہو سکتی ہے۔ دوسری جانب چین کو ایک بڑے آبادیاتی چیلنج کا بھی سامنا ہے۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی عمر رسیدہ آبادی اور کم ہوتی افرادی قوت طویل مدتی معاشی ترقی کے لیے خطرہ بن سکتی ہے، جس سے پیداواری صلاحیت اور سماجی اخراجات دونوں متاثر ہوں گے۔ اس کے علاوہ جائیداد کے شعبے میں جاری بحران نے مقامی حکومتوں کی آمدنی اور مالی استحکام کو بھی متاثر کیا ہے، کیونکہ زمین کی فروخت اور تعمیراتی سرگرمیاں چین کی معیشت کا ایک اہم ستون رہی ہیں۔ تاہم کچھ بحث پہلو بھی موجود ہیں۔ حالیہ پورس کے مطابق 2026 کے آغاز میں چین کی معیشت کے کچھ بہتری دکھائی ہے، جہاں پیشہ ورانہ برآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے باوجود ماہرین خبردار کرتے ہیں کہ کمزور صارفین کا اعتماد، کم ٹیکسٹ کیلیاں اور توانائی بحران جیسے عوامل مستقبل کے لیے خطرات برقرار رکھتے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ چین کا مکمل طور پر ایک "لوٹ جانا" فوری طور پر ممکن نہیں، لیکن اس کی معیشت میں موجود مسائل کمزور پوائنٹس کے بارے میں باہمی معاشی چھٹکے کا سبب بن سکتی ہیں، جس کے اثرات پوری دنیا پر پڑ سکتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق موجودہ صورتحال یہ ظاہر کرتی ہے کہ چین اب تیز رفتار ترقی کے دور سے نکل کر ایک سست گریڈیہ مرحلے میں داخل ہو چکا ہے، جہاں پالیسی فیصلے اس کے مستقبل کا تعین کریں گے۔

صحافیوں کے خلاف مقدموں پر پاکستان کو تنقید کا سامنا

کراچی: ایک پیش رفت میں جس نے پاکستان میں میڈیا کو دبا نے پر تشویش میں اضافہ کیا ہے، کراچی پریس کلب (کے پی سی) نے تحقیقاتی سمجھائی تاہم عدالت کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی ذمہ دہ کرتے ہوئے اسے آزادی صحافت اور آزادی اظہار کے لیے ایک سنگین دھچکا قرار دیا ہے۔ چیونچو کے مطابق، کے پی سی کے صدر کرنل میجر جی پی اسٹریٹمن، اور گورنگ ہائیڈ کے ادا بین نے فیصلے سامبر کریم انویسٹی گیشن ایجنسی (این سی آئی) کے کوششیں اطلاع جاری کے بغیر کیا یا باقاعدہ انکوائری کے بغیر قانونی کارروائی شروع کرنے پر تنقید کی۔ کلب نے اس اقدام کو قانونی طریقہ کار کی خلاف ورزی قرار دیا اور الزام لگایا کہ یہ آزادی صحافت کو خاموش کرنے کی دانشور کوشش ہے۔ کے پی سی کی قیادت کے مزید دہلیں دیں کہ اس طرح کے اقدامات حساس مسائل پر رپورٹنگ کرنے والے صحافیوں کو نشانہ بنانے کے پریشان کن رجحان کی عکاسی کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مناسب طریقہ کار کی پیروی کے بغیر مقدمہ درج کرنے سے نہ صرف قانون کی حکمرانی کو نقصان پہنچے بلکہ میڈیا کے پیشرو افراد میں خوف کی فضا میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ بیان میں کہیں کے وقت پر بھی روشنی ڈالی گئی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ کلب کو اس وقت متعدد جہتوں کا سامنا ہے اور ایسے اقدامات کے بجائے ہم آہنگی کی ضرورت ہے جو میڈیا کو کھرا کریں۔ پریس باڈی نے خبردار کیا کہ نامزد کو میڈیا پر سختی آواز دہانے سے جمہوری گفتگو کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس-سنسور نے بھی اس مقدمہ کی شدید مخالفت کی اور اسے آزادی اظہار کو رکھنے کی کوشش قرار دیا۔ ایک مشترکہ بیان میں، یونیکے صدر حاجی محمد نواز رضا، سیکرٹری جنرل اسے انچ خازنہ، اور دیگر عہدیداروں نے تشویش کا اظہار کیا کہ مقدمہ کیسے درج کیا گیا، جیسا کہ چیونچو نے عائد کیا ہے۔ یہ معاملہ میڈیا پر ایک خیر سے نکلا ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پورٹ کا قیام پر آنے والے ایک جہاد کو فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی کے انٹیلی کریپشن سرچل نے اہل بی بی کی مشترکہ کانگاب پروکھاتھا۔ حکام کے فیصلے کے خلاف اور متعلقہ دستاویزات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ یونین نے متنبہ کیا کہ مناسب تحقیقات کے بغیر قانونی کارروائی شروع کرنا صحافیوں کو ڈرانے اور تحقیقاتی پروٹوکول کی حوصلہ شکنی کی کوشش کا اشارہ ہے۔ یونین نے وزیر اعظم شہباز شریف اور متعلقہ حکام پر زور دیا کہ وہ کسی کو فوری طور پر واپس لیں، خبردار کیا کہ میڈیا پر مسلسل دباؤ حکومت اور صحافیوں کے درمیان تناؤ کو بڑھا سکتا ہے۔

پاکستان دہشت گردی سے متعلق عالمی درجہ بندی میں سرفہرست

پاکستان پٹی بار عالمی دہشت گردی کے انڈیکس میں پہلے نمبر پر آیا ہے، جس نے 2025 میں دہشت گردی سے ہونے والی اموات میں چھ فیصد اضافہ ریکارڈ کیا



اسلام آباد: پاکستان پٹی بار عالمی دہشت گردی کے انڈیکس میں پہلے نمبر پر آیا ہے، جس نے 2025 میں دہشت گردی سے ہونے والی اموات میں چھ فیصد اضافہ ریکارڈ کیا۔ انسٹی ٹیوٹ فار انٹرنیشنل اینڈ پیس (IIEP) کے ذریعہ شائع کردہ گلوبل تیرازم انڈیکس 2026 گزشتہ دو دہائیوں میں دہشت گردی کے اہم رجحانات اور نمونوں کا ایک جامع خلاصہ فراہم کرتا ہے۔ رپورٹ میں دہشت گردی کے اثرات کے مطابق 163 ملکی مالک (دنیا کی آبادی کا 7.99 فیصد) درجہ بندی کی گئی ہے۔ اشارے میں دہشت گردی کے واقعات، ہلاکتوں، زخموں اور فریقین کی تعداد شامل ہے۔ رپورٹ کے مطابق پوری ممالک باہمیں افغانستان کے ساتھ پاکستان کے کشیدہ تعلقات اور حکام پر طالبان پاکستان اور عدم ہلوچستان لبریشن آرمی کے بڑھتے ہوئے تشدد نے ملک کے لیے اہم سیکورٹی خطرات پیدا کر دی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا، پاکستان میں دہشت گردی سے ہونے والی اموات 2013 کے بعد اب اپنی بلند ترین سطح پر ہیں، ملک میں 2025 میں دہشت گردی سے ہونے والی 139,1 اموات اور 045,1 واقعات ریکارڈ کیے گئے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پی ٹی پی پاکستان میں سب سے زیادہ دہشت گردی کے طور پر ابھرا ہے اور عالمی سطح پر تیسرے سب سے

اہم (جماعت نصرت الاسلام و المسلمین (بے این آئی ایم) دنائی، پی، والہاب) جس نے گزشتہ سال کے دوران منظم ہونے والے واقعات کی تعداد میں اضافہ ریکارڈ کیا۔ 2025 میں واقعات میں 59 فیصد اضافہ ہوا، 2024 میں 481 حملوں کے مقابلے میں 245 حملوں کے ساتھ۔ 2025 میں اس گروپ سے کم از کم 637 اموات ہوئیں جو کہ 2024 کے بعد سب سے زیادہ ہے اور ملک میں دہشت گردی سے ہونے والی اموات 56 فیصد ہے۔ اس کے مزید کہا کہ 2025 میں گروپ کی طرف سے کیا گیا سب سے بڑا حملہ فوجی دستوں کو نشانہ بنانے والا مسلح حملہ تھا، جس کے نتیجے میں 21 افراد ہلاک ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق، افغانستان میں افغان طالبان کے اقتدار میں آنے سے پاکستان کی سلامتی اور استحکام پر گہرا اثر پڑا۔ "اس نے پی ٹی پی کو اپنی جغرافیائی رسائی اور پریشل کارکردگی کو نمایاں طور پر بڑھانے کے ذرائع اور محرکات فراہم کیے، جس کے نتیجے میں خطے میں پرتشدد اپنا پندی میں کافی اضافہ ہوا۔" رپورٹ میں بتایا گیا کہ یہ مسلسل چھٹا سال تھا جس میں پاکستان میں دہشت گردی کی ہلاکتوں میں اضافہ کیے میں آیا اس نے 2025 میں دہشت گردی کے حملوں کی کل تعداد میں 50 فیصد اضافہ کیا۔ کچھ مشاہدہ کیا۔

گروپ، بنی اہل اسے کے مقابلے میں پانچ گنا زیادہ حملوں کا ذمہ دار ہے۔ "اس میں مزید کہا گیا ہے کہ پی ٹی پی چار سب سے زیادہ گروپوں میں سے واحد گروپ بن کر ابھرا ہے۔ اسلامک اسٹیٹ (آئی



نبی کی حقانیت اور خاصیت کی روشن دلیل ہے۔
10: گائے اور بھیڑ کے کا کلام کرنا:
صحیح بخاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فجر کی نماز ادا فرمائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

”ایک شخص گائے یا بک رہا تھا، اُس نے اس پر سوار ہونے کی کوشش کی، تو اُس نے اُسے مارا۔ گائے بولی: ہم اس (سوار) کیلئے پیدا نہیں کیے گئے، بلکہ ہم کاشت کیلئے پیدا کیے گئے ہیں! لوگوں نے حیرت سے کہا: سبحان اللہ! کیا گائے بھی بولتی ہے؟ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی ایمان رکھتے ہیں، حالانکہ وہ دونوں (اس وقت) وہاں موجود نہ تھے۔ پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: ”ایک شخص اپنی بکریوں کے ساتھ تھا، کہ ایک بھیڑ یا آیا اور ایک بکری اٹھا لے گیا۔ اس شخص نے پیچھا کیا اور جیسے اس نے بکری کو بھیڑیے سے بچھین لیا تو بھیڑیا بول اٹھا: ہم نے اسے مجھ سے چھین لیا، لیکن اس کا محافظ اُس دن کون ہوگا، جب درندے ہر طرف ہوں گے اور اس کا کوئی چرواہا نہ ہوگا؟ لوگوں نے پھر تعجب سے کہا: سبحان اللہ! کیا بھیڑیا بولتا ہے؟ رسول اللہ (ﷺ) نے

فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی ایمان رکھتے ہیں۔“
حوالہ: (صحیح البخاری، کتاب باب الاُنیاء)
11: بکری کے گوشت کی گواہی و زبان حال سے نبوت و رسالت کی تصدیق:
حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ:
”سیدی رسول اللہ (ﷺ) کی ہڈی و اقدس میں پیش کی تو رسول اللہ (ﷺ) نے اس میں سے تناول فرمایا اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے بھی تناول فرمایا تو آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ”اپنے ہاتھوں کو روک لو کیونکہ اس (بکری) نے مجھے خبر دی کہ یہ زہری ہے۔“
حوالہ: (مسند ابی داؤد، کتاب الذبائح)
گوشت کی گواہی کا مقصد یہ تھا کہ آپ (ﷺ) کو محفوظ رکھا جائے، کیونکہ آپ (ﷺ) خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ کائنات کا ہر ذرہ آپ (ﷺ) کی حفاظت پر مامور تھا کیونکہ آپ (ﷺ) کے بعد کوئی نبی آنے والا نہ تھا، اس لیے حفاظت نبوت بھی خود فطرت نے سنبھالی۔

اللہ: حوالہ: (الإیماء إلی زوائد الامالی والأجزاء، مسند زید بن أرقم الانصاری)
13: نسبت رسول (ﷺ) کے خوالے پہ شیر کا مذب ہونا
حضرت محمد بن المنکدر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہ) (رسول اللہ (ﷺ) کے آزاد کردہ غلام) نے فرمایا:
”میں ایک بار سمندر میں سوار ہوا، تو وہ کئی جس میں تھا، ٹوٹ گئی۔ میں اس کے ایک ٹکٹے پر سوار ہو گیا، اور وہ ٹکٹہ مجھے بہا کر ایک ایسی جہاز میں لے گیا جہاں ایک شیر موجود تھا۔ شیر میری طرف آنے لگا۔ میں نے کہا: اے ابو الحارث! میں رسول اللہ (ﷺ) کا غلام ہوں۔ تو اس نے اپنا سر جھکا لیا اور میری طرف آیا۔ پھر اس نے اپنے کندھے سے مجھے دھکیل کر اس جہاز سے باہر نکالا اور مجھے راستے پر لاکر رکھ دیا۔ پھر وہ آنکھ آواز میں نکالنے لگا، مجھے گمان ہوا کہ وہ مجھ سے ادوای بات کر رہا ہے۔ لیکن اس شیر کے ساتھ میرا آخری معاملہ تھا۔“
حوالہ: (المعجم الكبير للعلل، جانب التنبی، ما زوی من محمد بن الفضل عن سفینة)
41: چڑیا کا حضور (ﷺ) سے شکایت کرنا:
حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں:
”رسول اللہ (ﷺ) ایک جگہ قیام پذیر ہوئے۔ ایک آدمی ایک جھاز کی طرف گیا اور وہاں سے ایک سرخ پرندے کے اڑنے نکال لایا۔ وہ پرندہ (ماہہ) آ کر رسول

اللہ (ﷺ) کے سروں کے صحابہ کے سروں کے اوپر پریشانی کے عالم میں چل چکا نہ تھی۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: تم میں سے کس نے اسے اس طرح تم زندہ کیا؟ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے اڑنے اٹھائے تھے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: اس کے اڑنے سے واپس رکھ دو۔“
حوالہ: (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ))
خلاصہ کلام: یاد رہے کہ حضور رسالت مآب (ﷺ) کی حیات طیبہ کامل طور پر قرآن کریم کا یکسر عمل ہے، ”وہم“ ”وہم“ ”وہم“ فرمایا کہ آپ کی حیات طیبہ کامل احاطہ کیا قرآن کریم میں متعدد مقام پر مختلف انبیاء کرام (علیہم السلام) کا ذکر موجود ہے جنہوں نے غیر ذی شعور مخلوقات سے کلام کیا حضرت سلیمان (علیہ السلام) کو پرندوں کی بولیاں سنیں۔ جیسے ”ہدہ“ اور ”پیچنی“ سے کلام کرنا اور ”ہوا“ کو ان کے لیے سخر کیا جانا۔
اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام (علیہم السلام) کو مخصوص اور محدود معجزات سے نوازا اور اُن کا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سراہا پھر ہونا کرسمبوت کیا اور اللہ و اوصاف و کمالات عطا فرمائے۔ آج کل بہت سے لوگ کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا معجزہ ہوا سحر قرآن ہے (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح عرض ہر امتداد سے خدا کی عظیم نشانی تھے قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

انسان: ایک زندہ سگنل یا محفوظ ہوتی ہوئی حقیقت؟

اگر کائنات ایک منظم نظام ہے اور انسان ایک شعوری و معلوماتی وجود ہے تو اس کا ہر عمل اور نیت محفوظ ہو رہی ہے، اور ایک دن یہ سب کچھ اس کے سامنے مکمل طور پر ظاہر کر دیا جائے گا۔ انسانی تاریخ کا سب سے بڑا سوال ہمیشہ یہی رہا ہے کہ کیا یہ کائنات محض اتفاق کا نتیجہ ہے یا اس کے پیچھے کوئی باقاعدہ، بامقصد اور مربوط نظام کارفرما ہے؟ جدید سائنس نے اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لیے صدیوں تک تحقیق کی، مگر جوں جوں علم آگے بڑھا، یہ حقیقت مزید واضح ہوتی گئی کہ کائنات ایک بے ترتیب حادثہ نہیں بلکہ ایک نہایت منظم اور قانون کے تابع نظام ہے۔ حیرت انگیز طور پر یہی بنیادی تصور قرآن صدیوں پہلے پیش کر چکا تھا۔

نے ایک اصول کے طور پر بیان کیا تھا؟ اگر کائنات ایک منظم نظام ہے..... اگر انسان ایک شعوری اور معلوماتی وجود ہے..... اگر ہر عمل محفوظ ہوا ہے..... تو پھر یہ ماننا مشکل نہیں رہتا کہ ایک دن ایسا آئے گا جب یہ سب کچھ مکمل طور پر ظاہر ہو جائے گا۔ اور شاید یہی وہ لمحہ ہوگا جسے قرآن ”قیامت“ کہتا ہے: جب انسان کو یہ معلوم ہوگا کہ وہ صرف ایک عینا جاتا ہو جنہیں تھا، بلکہ ایک مکمل ریکارڈ ہوئی ہوئی حقیقت تھا۔

اللہ انسانی جسم کے رشتہ کا دار و مدار ان 4 عوامل پر ہوتا ہے جو کہ نہایت اہم اور ضروری ہیں۔ جسم ان کے بغیر ایک محدود مدت تک زندہ رہ سکتا ہے: ہوا (آکسیجن) زندہ رہنے کے لیے نہایت اہم ہے۔ دماغ اور جسم کے خلیوں کو مختلف افعال کے لیے متواتر آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ 3-6 منٹ تک انسان ہوا کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے اس کے بعد دماغ کے خلیوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے اور تقریباً 10 منٹ ہوا کے بغیر رہنا آج حکومت کے من میں پہنچا دیتا ہے۔ شروع میں ہوا کی کمی کو پورا کرنے کے لیے دماغ سانس لینے کے عمل اور دل کی دھڑکن کو بڑھا دیتا ہے لیکن اگر یہ 10 کی حد سے زیادہ بڑھ جائے تو بے ہوشی، آرگن فیملر اور پھر موت واقع ہو جاتی ہے۔ پانی جسم میں نمی، خون کی گردش، درج حرارت اور خلیوں کے افعال کے لیے بے حد ضروری ہے۔ انسان پانی کے بغیر 3-7 دن تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن اگر شدید گرمی ہو تو مدت 31 دن کی ہوتی ہے۔ پانی کی کمی سے کئی ہول کی دھڑکن کا بڑھنا اور گردوں کے ٹھل ہونے تک کی نوبت آجاتی ہے۔ اس کے علاوہ پانی کی کمی جسم میں نمکیات کی کمی پنچوں اور ذریعہ سسٹم کو متاثر کرتی ہے۔ اگر فوری کنٹرول نہ کیا جائے گا تو موت واقع ہو سکتی ہے۔

خوراک انسانی جسم کو طاقت اور انیورژن مہیا کرتی ہے۔ انسانی جسم خوراک کے بغیر 30-40 دن تک زندہ رہ سکتا ہے جو کہ جسمانی صحت، جسمانی سلاز میں نمی اور عینس کی موجودگی پر انحصار کرتا ہے۔ جبکہ شروع میں جسمانی سلاز جسم میں موجود فیٹس اور کاربوہائیڈریٹ کو کھانا شروع کرتے ہیں۔ لیکن لیے عرصے تک خوراک کی کمی سے آرگن کے ٹھل ہو جاتے ہیں۔ قوت مدافعت میں کمی اور موت واقع ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ جسمانی طور پر صحت مند ہونا اور تندرست رہنے کے لیے نیند بہت ضروری ہے۔ اگر لیے عرصے تک درست نیند (6-8 گھنٹے) نہ کی جائے تو یہ شدید نقصان پہنچاتی ہے۔ اب تک 11 دن تک مسلسل گانے کا ریکارڈ موجود ہے لیکن 11 دن کے بعد انسان اپنے بے شمار جسمانی مسائل کا سامنا ہوتا ہے جس میں بہت زیادہ پریشانی، بے ہوشی، پکڑنا، قوت مدافعت کا کم ہونا اور دماغی فعالیتوں کا کم ہو جانا شامل ہیں۔ متواتر نیند کی دل کی دھڑکن، ذیابیطس اور دیگر جان لیوا بیماریوں کا سبب بن سکتی ہے۔

مکمل نظام رکھتا ہو جو انسان کی پوری زندگی کو محفوظ کر رہا ہو۔ قرآن یہاں ایک اور حیرت انگیز بات کہتا ہے: انسان اپنے اعمال کو کچھے گا۔ یہ چھل پر پڑنے یا پڑنے کا کرنٹیں بلکہ ایک مکمل و ذل انکسپرنس کی طرف اشارہ ہے۔ آج کی ڈیجیٹل دنیا میں، جہاں ویڈیو ریکارڈنگ اور ورچوئل ریٹیلنگ عام ہو چکی ہے، یہ تصور مزید قابل فہم ہو جاتا ہے کہ اعمال ایک مکمل حقیقت کے طور پر انسان کے سامنے ظاہر کیے جاسکتے ہیں۔ اب اگر ہم انسان کی تخلیق کی طرف دیکھیں تو یہاں بھی قرآن اور سائنس کے درمیان ایک دلچسپ ہم آہنگی نظر آتی ہے۔ جدید انجینئر یا یونی نے ثابت کیا ہے کہ انسانی بینش مختلف مراحل سے گزرتی ہے: ابتدائی غلیے سے لے کر پیچیدہ ساخت تک۔ قرآن بھی انسان کی تخلیق کو مختلف مراحل میں بیان کرتا ہے، جو آج کے سائنسی علم کے ساتھ ایک حد تک مطابقت رکھتے ہیں۔ اسی طرح سمندری سائنس نے دریافت کیا کہ گہرے سمندر میں مکمل تاریکی ہوتی ہے اور وہاں مختلف سطحوں پر رہیں موجود ہوتی ہیں جنہیں انٹرل واپوز کہا جاتا ہے۔ قرآن سمندر کے اندر یوں اور ”مومن“ پر مومن“ کی مثال دیتا ہے، جو اس پیچیدہ ساخت کی ایک نمونہ گیری جھلک پیش کرتی ہے۔ درحقیقت کے میدان میں جب یہ حقیقتیں نے بتایا کہ پہاڑوں کی جزیر زین کے اندر گہرائی تک پہنچی ہوئی ہیں



خبراتی اور گرم حالت سے ہوا، جسے تنگ و تنگ کہا جاتا ہے۔ اس نظریے کے مطابق ابتدا میں تمام مادہ اور توانائی ایک نقطے میں جمع تھی، پھر آج تک پہلے شروع ہوا۔ قرآن ایک مقام پر کہتا ہے کہ آسمان اور زمین باہم جڑے ہوئے تھے اور پھر انہیں جدا کیا گیا۔ اگرچہ یہ آیت سائنسی اصطلاحات میں نہیں مگر اس کا مفہوم کائنات کی ابتدائی وحدت کی طرف اشارہ کرتا محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح جدید سائنس نے بھی دریافت کیا کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے۔ کھشائی ایک دوسرے سے دور جارہی ہیں، جسے انکسپینڈنگ یونیورس کہا جاتا ہے۔ قرآن میں آسمان کے بارے میں کہا گیا کہ ”ہم اسے پھیلائے والے ہیں۔“ یہ ہم آہنگی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ قرآن کائنات کو ایک تحریک اور ارتقائی طور پر پیش کرتا ہے، نہ کہ ایک جامد ساخت کے طور پر۔ لیکن قرآن کا اصل کام صرف کائنات کی بیرونی ساخت تک محدود نہیں، بلکہ وہ انسان کے اندرونی جہان یعنی شعور، نیت اور دل پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ جدید سائنس نے طویل عرصے تک دماغ کو شعور کا واحد مرکز سمجھا، مگر اب نیورولاجی نے یہ واضح کیا ہے کہ دل اور دماغ کے درمیان ایک پیچیدہ برقی اور اعصابی تعلق موجود ہے۔ دل میں ہزاروں نیورونز پائے جاتے ہیں اور یہ پورے جسم کے ساتھ ایک سگنل کا تبادلہ کرتا ہے۔ اس سے یہ تصور مضبوط ہوتا ہے کہ انسان ایک بائیو ایکٹریک سسٹم ہے، جس میں معلومات صرف دماغ تک محدود نہیں۔

قرآن جب ”دل“ کو سمجھنے اور غور کرنے کا مرکز قرار دیتا ہے، تو یہ محض شاعرانہ استعارہ نہیں بلکہ ایک گہری حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ انسان کا شعور ایک جامع نظام ہے جس میں جسم، دماغ اور دل سب شامل ہیں۔ اسی تسلسل میں جدید سائنس کا ایک اور میدان سامنے آتا ہے: نیوروسائنس اور برین سکل ڈی کوڈنگ۔ آج سائنسدان دماغی ہارون کو بڑھ کر بعض اوقات خیالات یا تصاویر کا اعادہ و نگہ کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اس

مکمل نظام رکھتا ہو جو انسان کی پوری زندگی کو محفوظ کر رہا ہو۔ قرآن یہاں ایک اور حیرت انگیز بات کہتا ہے: انسان اپنے اعمال کو کچھے گا۔ یہ چھل پر پڑنے یا پڑنے کا کرنٹیں بلکہ ایک مکمل و ذل انکسپرنس کی طرف اشارہ ہے۔ آج کی ڈیجیٹل دنیا میں، جہاں ویڈیو ریکارڈنگ اور ورچوئل ریٹیلنگ عام ہو چکی ہے، یہ تصور مزید قابل فہم ہو جاتا ہے کہ اعمال ایک مکمل حقیقت کے طور پر انسان کے سامنے ظاہر کیے جاسکتے ہیں۔ اب اگر ہم انسان کی تخلیق کی طرف دیکھیں تو یہاں بھی قرآن اور سائنس کے درمیان ایک دلچسپ ہم آہنگی نظر آتی ہے۔ جدید انجینئر یا یونی نے ثابت کیا ہے کہ انسانی بینش مختلف مراحل سے گزرتی ہے: ابتدائی غلیے سے لے کر پیچیدہ ساخت تک۔ قرآن بھی انسان کی تخلیق کو مختلف مراحل میں بیان کرتا ہے، جو آج کے سائنسی علم کے ساتھ ایک حد تک مطابقت رکھتے ہیں۔ اسی طرح سمندری سائنس نے دریافت کیا کہ گہرے سمندر میں مکمل تاریکی ہوتی ہے اور وہاں مختلف سطحوں پر رہیں موجود ہوتی ہیں جنہیں انٹرل واپوز کہا جاتا ہے۔ قرآن سمندر کے اندر یوں اور ”مومن“ پر مومن“ کی مثال دیتا ہے، جو اس پیچیدہ ساخت کی ایک نمونہ گیری جھلک پیش کرتی ہے۔ درحقیقت کے میدان میں جب یہ حقیقتیں نے بتایا کہ پہاڑوں کی جزیر زین کے اندر گہرائی تک پہنچی ہوئی ہیں

دوامہ ”محتمل رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور ادارہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

سے ناواں دشمن بھلا، اور تم نے اپنی اس حرکت سے اس کہاوت کو زندہ کر دیا ہے۔ تمہاری نام نہاد دوستی دراصل نقصان کا دوسرا نام ہے۔ یہ ایسی دوستی ہے تو ظاہر نہیں ہے جس کی چال کم از کم پہچانی جاسکے۔ تمہاری یہ حرکت خیرات نہیں تمہاری فحش اور اخلاقی زوال کا کھلا اعلان ہے۔ یاد رکھو، خیرات کی تجارت کا انجام ہمیشہ خسارہ اور سوائی ہوتا ہے۔

کچھ بہت بڑا ٹوٹ رہا ہے کچھ بہت بڑا ٹوٹ رہا ہے۔ اب وہ بچاں کو بچھ کر بتا رہا ہے کہ یہاں دنیا کا قرض ۱۵ ارب ۳۰ ملین ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے۔ یہ کھانا مہا کمائے کے لیے نہیں، بلکہ نہروہنے کے لیے ہے۔ پھر چارپا امریکہ جو دنیا کا مالیاتی نظم و ضبط (financial discipline) کا نمونہ تھا۔ اب خود ہر سال ۴ ملین ڈالر ادھار لے کر چل رہا ہے۔ جب کی حکومت اپنی آمدنی سے نہیں، پیچھے ہونے سے پہلے گئے تو وہ معیشت (economy) ایک فریب (illusion) ہوتا ہے۔ پھر ۲۰۲۳ میں ایک واقعہ ہوا۔ روس کے ۳۰۰ ملین ڈالر گھڑ کر دیے گئے۔ اسی دن دنیا کو سمجھا آ گیا کہ اب صرف کئی نہیں، ایک ہجرتیہ ہے اور جب یہ ہجرتیہ جاتا ہے تو دنیا اس دوری بننا شروع کر دیتی ہے۔ جسے چین، روس، سعودی عرب خاموشی سے ڈالر سے باہر نکل

خیرات کے پردے میں نفرت بطور صحافی میں اصول رہا ہے کہ ہر لفظ حقیقت کے تراوہ پر ٹولا جائے۔ مگر آج عبداللہ کے دن تمہاری نام نہاد صدف فطرت نے وہ پردہ کیا ہے جس کے بعد کی شبت، کسی گواہ اور کسی وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ پر مجھو یہ کچھ اور ایک عسکر کے ذریعے بھیج کر تم نے کئی کئی نہیں کی، بلکہ یہی نیت کی گندگی کو ختم نہیں کی ہے۔ یہ نیت نہیں، ایک جھوٹی چال ہے۔ یہ نیت کو تہذیب کے کاغذ میں لپیٹ کر بٹھائی، اور لوگوں کو احسان کے جوتے پہنائے۔ یہ کیا صدف ہے جو دل کو کھڑے سے گھاسے شوک پیدا کرے؟ یہ کئی نہیں ہے جس کے پردے میں صدف چل رہا ہو؟ تم شاید یہ سمجھو کہ اس طرح کے غامض اقدامات سے تم اپنی شہریت سٹوار لوگ کو حقیقت سے دور کرنا چاہتے ہو۔ اگر وہاں کی قس کو دل دی ہے۔ اب یہ کئی نہیں کی ضرورت ہے، نہ کسی نبوت کی تمہارا عمل خود تمہارے خلاف سب سے بڑی ہزیم بن چکا ہے۔ اور سن لو، یہ جو تم خیرات کے نام پر دغا دے اور نفرت پھیلائے گا مکمل کھیل ہے، وہ، یہ زیادہ دیر نہیں چلے والا۔ میں جب اپنے اصولوں پر آتا ہوں تو نہ صدف اور نہ لکھنا ہوں نہ لکھنا کی اور سب جب ہوتا ہے تو وہ یہ دیا نہیں بلکہ سوسائٹ لوٹتا ہے۔ اس لیے اس غلط فہمی میں مت روکو یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ آج کی ایک عادت ہے، وہ دوسرے کسی کے لیے غائب ضرور کرتا ہے۔ کہتے ہیں ناواں دوست

رہے ہیں۔ سلاز ڈالر کے بغیر فروخت ہوا ہے۔ ملک آج میں براہ راست تجارت کر رہے ہیں اور سب سے بڑا اشارہ مرکزی بینک سونا منجم کر رہے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ انڈیا پر کھلیا ہے، اقتدار کے ساتھ گتا ہے۔ اب غور سے سمجھیں یہ زوال (collapse) کا نکتہ نہیں آگے لگا ہے اس طرح آئے گا کہ آپ کے گنگا جگہ ناہل ہے۔ خود آئے گی انٹریم ہوگا بینک بینس ہر کار خیز تیزی سے بڑھے گا اور ایک دن آپ کا احساس ہوگا آپ کم نہیں مگر رہے تھے آپ کی کڑی کمزور ہو رہی تھی۔ سب سے خطرناک چیز ہے خاموش زوال جہاں بھڑوٹا ہوا نظر نہیں آتا لیکن سب آہستہ آہستہ زوال ہو جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے ہم نے بھی یہی کیا ہے۔ برطانیہ نے بھی یہی کیا ہے۔ پھر چھاپا پھر اٹلاؤ نا پھر دولت کا رخ بدل آج بھی یہی ہوا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے اس بار رفتار زیادہ ہے اور جتنا ناہارہ زور پڑی دنیا کا ہے۔ اب اصلی سوال آپ کا کیا سکھایا گیا؟ کیا بینک میں پیسہ رکھو گھنڈ ڈالیں گے؟ یا غنیمت کو غنیمت پر اٹھ کر دیکھیں حقیقت کا نظام خود (unstable) غیر مستحکم ہے۔ آپ کو کھانا کیا بہت کرو لیکن کسی نے نہیں بتایا کس میں بچت کر رہے ہو، یہی سب سے برا سوال ہے۔ جب کرنسی (currency) گرتی ہے تو بچت (saving) نہیں بچتی صرف اثاثے (assets) بچتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ نظام۔ سب کچھ سمجھتے ہیں وہ خاموشی سے اپنی پوزیشن بدل رہے ہیں۔ اب کئی دہائیوں میں اصل مان رہے ہیں جو ۲۰ سال پہلے درست تھے۔ لیکن سکیل (game) بدل چکا ہے۔ یہ صرف معیشت (economy) نہیں ہے یہ طاقت کی منتقلی (powershift) ہے۔

ایران کی قیادت پر نشانہ

اسرائیل کی جانب سے ایران کی اعلیٰ قیادت کو نشانہ بناتے ہوئے اسے کمزور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل نے جو جنگ مسلط کی ہے اس کا آغاز ہی ایران کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای کو نشانہ بناتے ہوئے کیا گیا اور انہیں شہید کر دیا گیا۔ اس حملے میں نہ صرف آیت اللہ علی خامنہ ای بلکہ ان کے کئی افراد خاندان نے بھی جہاں شہادت نوش کیا تھا۔ اسرائیل اور امریکہ کو یہ یقین سا ہو چلا تھا کہ آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت سے ایران کمزور ہو جائے گا اور وہ فوری ہتھیار ڈال دے گا۔ امریکہ اور اسرائیل کو اپنی کھ پٹلی حکومت قائم کرنے کی راہ ہموار ہو جائے گی اور پھر وہی کچھ کیا جائیگا جو یہودیوں اور سامراجی ملک چاہیں گے۔ تاہم ایران کا جو فکری و ڈھانچہ ہے وہ کسی ایک شخصیت کے گرد نہیں گھومتا۔ یہ ایک نظریاتی و ڈھانچہ ہے جو کسی ایک شخصیت کی شہادت سے ختم نہیں ہو سکتا۔ ایران نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت یقینی طور پر ایک بہت بڑا اور ناقابل تلافی نقصان ہے لیکن ایران کسی شخصیت کیلئے نہیں لڑ رہا ہے بلکہ یہ جنگ تو اس پر مسلط کی گئی ہے اور وہ محض جوابی کارروائیاں انجام دے رہا ہے۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت کے بعد ایران اور امریکہ کو مایوسی ہی باقی رہے گی کیونکہ ایران نے اپنی جانب سے جوابی حملوں کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔ امریکہ اور اسرائیل کی توقعات کے مطابق نہ ایران نے ہتھیار ڈالے تھے۔ نہ اس نے جنگ بندی کیلئے کوئی کوششیں کی تھیں۔ نہ اس نے امریکی شرائط کو تسلیم کرنے کا کوئی اشارہ دیا تھا بلکہ یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ ایران جوابی کارروائی کرے گا۔ اسرائیل اور امریکہ کا تعاقب کیا جائے گا۔ یہودی حکمران بنی مین یا ہو حکومت کے گھات اتارا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ایک حملہ کرنے کا بھی دعویٰ کیا گیا ہے اور اس وقت سے بن یا ہو عوامی حلقوں میں ظن گہمی نہیں آتا تھا۔ ایران کے حوصلے اور اس کے جوہر اتم تھے ان کی وجہ سے اسرائیل اور امریکہ کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا اور یہی وجہ ہے کہ اب امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے جنگ کی حکمت عملی کو تبدیل کیا گیا ہے اور ایک الگ طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت کے بعد جب ایران نے ہتھیار نہیں ڈالے اور جوابی کارروائیاں کرنے لگا تو امریکہ اور اسرائیل کو اپنی جنگی حکمت عملی میں تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی اور اب ان ممالک نے اپنی خفیت مٹانے اور دنیا بھر میں ہونے والی بدنامی سے نمٹنے کیلئے ایسا لگتا ہے کہ ایران کی اعلیٰ قیادت کو یکے بعد دیگرے نشانہ بنانے کی حکمت عملی اختیار کی ہے۔ اپنے آل کار عناصر کا سہارا لیتے ہوئے ان کا قاعدہ کو مومت کے گھات اتارا جا رہا ہے۔ عالمی سطح پر ایران کا چہرہ بنے ہوئے سفارتکار ملاری جانی کو شہید کر دیا گیا۔ انہیں بھی ایک طرح سے ٹارگٹ کرتے ہوئے شہید کیا گیا ہے اور پھر ایران کے اعلیٰ جس کے وزیر اسماعیل خطیب کو بھی نشانہ بناتے ہوئے انہیں بھی شہید کر دیا گیا۔ ایران نے ان شہادتوں کی توثیق کر دی ہے تاہم اس نے یہ واضح کر دیا ہے کہ ان شہادتوں کے باوجود ایران کے رویہ میں کوئی نرمی یا لچک پیدا نہیں ہوگی بلکہ ایران ان سبھی طاقتوں کے خلاف اپنی پوری شدت کے ساتھ لڑائی کو جاری رکھے گا۔ ایران کا کہنا تھا کہ اگر یہ سمجھا جا رہا ہے کہ ان اموات کی وجہ سے ایران کی طاقت پر کوئی اثر پڑے گا اور جنگ کمزور ہوگی۔ یہ حقیقت یہ کہ ایران میں کئی فوجی جرنل شہید ہو گئے ہیں۔ فوجی اور ملکی قیادت کو ختم کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں لیکن ایران کی جنگ پراس کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے۔ ایران کی جانب سے امریکہ اور اسرائیل کو ہر فوجی کارروائی کا جواب دینے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس کے حوصلے بلند نظر آنے لگے ہیں۔ ایران جس طرح سے حکمت عملی اختیار کرتے ہوئے اقدامات کر رہا ہے اس کی وجہ سے امریکہ اور اسرائیل انجمن کا شکار ہونے لگے ہیں۔ وہ ایران کی حکمت عملی کو ایک طرح سے سمجھ نہیں پا رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ طاقت کا بے دریغ استعمال کرتے ہوئے کارروائی کر رہے ہیں۔ فوجی اور ملکی قیادت کو نشانہ بناتے ہوئے یہ سمجھا جا رہا ہے کہ ایران کو کمزور کیا جاسکتا ہے تاہم ایسا نہیں ہے۔ ایران کو کسی لیڈر یا شخصیت کی شہادت کے ذریعہ کمزور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ایران میں نظریاتی انقلاب کی اہمیت ہے اور شخصیتیں بھی نظریات کی تابع ہوتی ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل کو بہت جلد اس کا احساس ہو سکتا ہے۔

مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد عملی طور پر رمضان میں مسلمان بن چکی

[illegible]

اب بھی وقت ہے! گناہوں کی دلدل اس سے باہر نکلے
پلے دل کو زندہ کرو! چنی ہو کر! اُسو ہوا! اللہ کے سامنے گناہوں کو
میرے پیے کرنا بھی ایسی جگہ ہے جہاں صرف حسرت ہوگی
میں ہوں گی اور ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔ تو اور برو جی! اللہ: اگرچہ
ہماری حالت نہایت خراب ہو چکی ہے، مگر اللہ کی رحمت اب بھی
ہمارے لیے کھلی ہوئی ہے۔ یہ اس کا ہے پاک نام ہے کہ وہ انہوں
کے انبار کے ہر جو شیئہ کو موعن دیتا ہے۔ پلے دل سے اس کے دوست
دیتا ہے اور بار بار اس طرف داتا ہے۔ اور کھڑا جب تک سانس چل
رہا ہے تو یہ کاروازی بند نہیں ہوگا۔ یہ دروازہ ہمیشہ کھلا نہیں
گا۔ ایک لمحہ اس کا جب مہلت ختم ہو جائے گی اور پھر صرف پچھتا
ہو جائے گا۔ چنی تو صرف زبان سے "استغفار" کہہ دینے کا نام نہیں
بلکہ دل سے سزاوت، اناء پھوڑنے کا پختہ عزم، اُتو نہ کرنے کا رستہ
ارادہ اور عملی جدلی کا نام ہے۔ تو یہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی توبہ
دوست کریں، قرآن اور احادیثِ جویں، حلال و حرام کی توبہ
سکھیں، کونوں کے حقوق اور کریں، زبان، آنکھ، کان اور اس
کے ہر پائے کے پاک کریں، اور اپنی توبہ کوئی اور اس کے رسول

[illegible]

مذہبی میں واپس لے آؤ، درخت کیل بہت دیر ہو چکی ہوگی۔
دنیا کی محبت اور آخرت کی فراموشی: آج ہماری تنہائی کی سب سے بڑی وجہ دنیا کی المذہبی محبت اور آخرت کی مکمل فراموشی ہے۔
اے لوگوں میں دنیا اس قدر رنج پس چلی ہے کہ اللہ، رسول اللہ ﷺ، قرآن اور آخرت سب پیچھے چھوٹ گئے ہیں۔ ہم صبح سے شام تک صرف کامنے، جمع کرنے، بڑھانے، دکھانے اور مقابلہ

رہنے میں لے کر رہے ہیں۔ حلال و حرام کی تیسرے جگہ جائز و ناجائز کی
 باتیں، بس دولت آئے، چاہے جیسے بھی آئے۔ یہی سوچ نہیں
 بہتہ بہتہ دین سے دور اور شیطان کے قریب کر چلی جاتی
 ہے۔ ہم نے دنیا کو بس چکھو اور آخرت کو بچھو نہیں سمجھا۔ میں بڑی
 فحشی بڑی کاغزی بڑا عہدہ، بڑا نام اور بڑا رتھ چاہیے مگر غریبی فکر
 نہیں۔ ہمیں ملنے پکڑے، اچھا کھانا، آرام دہ بستہ تو چاہیے، مگر
 یہ کتنی خیر برداشت نہیں۔ ہمیں لوگوں کی داد و دوا چاہیے، مگر اللہ کی
 نعمت کی فکر نہیں۔ یہ دوا عوامی دوا ہے جس کا انجام صرف حسرت،

یاد رکھو! یہ دنیا چندکان کی مہمان ہے۔ آج جو ہمارے ہاتھ میں ہے، کل کسی اور کے ہاتھ میں ہوگا۔ آج جن مملات میں ہم فخر سے رہے ہیں، کل وہ گزر زین میں اکیلے پڑے ہوں گے۔ نہ ساتھ دولت کی، نہ اولاد، نہ رشتے، نہ دولت ساتھ جا میں گئے تو اس سے اعمال۔ مگر انھوں! ہم نے اعمال بنانے کے بجائے مال سے کھوٹھہ بنائیں۔ دنیا کی محبت نے ہمارے دلوں کو اس قدر اندھا کر دیا ہے کہ ہمیں ایسا گناہ نہیں گتے۔ جھوٹ معمول بن چکا ہے، رشوت کو کاروبار کا حصہ، دین و دنیا فتنہ بن چکا ہے، رشوت، مہمانی کا نام نہ رکھی جاتی ہے، بدنگاہی قریب آتی ہے، حیثی آزادی بھاتی ہے۔ ہم ہنستے کھیلنے کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بٹھیک ہے، حالانکہ ہم آہستہ آہستہ اپنی آخرت کو خود اپنے ہاتھوں سے برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ سوچو اگر آ کر موت آئی تو کیا تم تیار ہیں؟ کیا رزی نماز میں مکمل ہیں؟ کیا ہمارے حقوق العباد صاف ہیں؟ کیا اسے دنیا کیے بغض اور حسد سے پاک ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو سمجھ لو کہ ہم بہت بڑے خطرے میں ہیں۔ ابھی وقت ہے کہ یہ دنیا کی محبت کو دل سے نکالیں اور آخرت کی فکر کو دل میں بسائیں، یہ دنیا ہمیں الیاد کو دے گی کہ تم ہمیشہ کے لیے خسارے میں جاؤ گے۔

گناہوں میں ڈوبی ہوئی زندگی اور ہماری بے بسی: آج ہماری
 دنیا گناہوں کی ایسی دلدل میں دھنسنے لگی ہے کہ یہیں گناہ، گناہ ہی
 ہوسکتے ہیں۔ ہمارا دل اختلاص ہو چکا ہے کہ برائی کیلئے کچھ بھی
 نہیں نہیں، ظلم کرے بھی نامیں نہیں ہوتا، کسی کا حق مار کر بھی ضمیر نہیں
 سکڑتا۔ ہم جتوئے بولتے ہیں، دھوکہ دیتے ہیں، شہیت کرتے ہیں،
 لٹا لٹا کرتے ہیں، حسد کرتے ہیں، بغض رکھتے ہیں، لوٹ لٹاتے ہیں،

سب سن جاتا ہے اور ترقی کی صرف چندوں کا مہمان ہوتا ہے۔
وچہ ہے کہ رمضان کے بعد ان کی زندگی میں کوئی حقیقی تبدیلی
نہیں آتی۔ نہ کردار بدلتا ہے، نہ اخلاق سنورتے ہیں، نہ
صلوات درست ہوتے ہیں۔ اگر ہماری عبادت ہمیں راتی سے
کوٹھیں میں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں یہ عبادت صرف ظاہری نہ
رہے اور طبعاً اللہ کی طرف سے نہ ہو۔ نہ صرف افسوس

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان اس لیے نہیں بنایا کہ ہم ایک مہینہ اس کے بن کر رہیں، بلکہ اس لیے بنایا ہے کہ ہم ہر س کے بندے بن کر زندگی گزاریں۔ جو شخص اس حقیقت کو نہیں سمجھتا، وہ بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہے، اور یہ غلط فہمی اسے ایک دن تباہ کر دے گی۔

[illegible]

پہے شخص سستی نہیں، یہ سنگین غفلت ہے۔ یہ دل نہ سختی ہے۔ یہ کمزوری ہے۔ جو دل نماز میں سکون نہ پائے، جو پیشانی میں لذت محسوس نہ کرے، سمجھو کہ اس دل پر گناہوں کی جم جی چکی ہیں۔ اور جب دل مر جاتا ہے پھر نصیحت بھی اثر نہیں کرتی، وہ عجز و غیبت ہے قائمہ جو جاتا ہے اور آیات اللہ بھی بے اثر ہو جاتا ہے۔ پھر چھوڑ دے کہ انعام نہایت محکم ہے۔ یہ انسان کو تبتہ بہتہ سے لے کر، فاشی، غلیم، دھوکہ، جھوٹ، خرمی، حرام اور ہر گناہ کی برائی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ کیونکہ نمازی وہ طاقت ہے کہ انسان کو برائی سے روکتی ہے۔ جب یہ طاقت ختم ہو جائے تو انسان پورے زور کے ساتھ جھلکا ہو رہتا ہے اور انسان کو گناہوں کی باتیں مل جھڑپاں آتے۔ یاد رکھو! قریش نے رسول کا کام لے گی، نہ درشت اور نہ سفارش وہاں صرف نماز کا کام لے گی۔ جو دنیا میں سے بچا جاتا رہے، وہاں اسے ایسے عیالوں کا سامنا ہو گا جو کما حقہ سے بڑے گناہگار ہوں گے۔ اس لئے اسے نماز کا کام لے کر دنیا کی

ہے ایک غلط حقیقت ہے جسے ماننے سے شاید بہت سے لوگ
 تھیں، مگر جبکہ یہی ہے کہ آج مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد عقلی
 و روحانی مسلمان بن چکی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں، بلکہ دل
 سے بھی سمجھ کر جانتے ہیں کہ ہمارا تعلق اللہ، قرآن اور رسول اکرم
 ﷺ کے ساتھ ہے جو اس طریقہ زندگی کے صرف رمضان المبارک
 اور دو روزہ کو رہ گیا ہے۔ اگرچہ ہم مسیٰحی ہم نماز سے بے نیاز، قرآن
 و فضل، شریعت سے دور اور گناہوں میں ڈوبے رہتے ہیں، مگر
 رمضان آتا ہے، ہم ایک بڑے نمازی، بڑے پیر، بڑے
 دین دار بن جاتے ہیں۔ یہ کیسی دوغلی زندگی ہے؟ یہ کیسا
 جو ہم خود کو آج کے رہنے سے نہیں؟

فرما سوچو! کیا اللہ کو شک دیا جا سکتا ہے؟ کیا وہ ہمارے ظاہر
میں مجھ سے خوش ہو جائے گا جبکہ ہمارا باطن پورا سال
نی، بے چارن، غلام، جھوٹے اور گناہوں میں ڈوبا رہتا ہے؟ کیا
اکرم علیہ السلام کی امت ہونے کا یہی مطلب ہے کہ سال بھر
حق کی نگرانی کریں اور ایک مہینہ اللہ کے بندے بن جائیں؟
اپنے آپ پر رحم کرو، اپنی آخرت پر ترس کھاؤ، کیونکہ یہ طرز
مجھے سیدھا جہنم کی طرف لے جا رہی ہے۔ نماز، روزہ جو دین کا
پایہ ہیں ان سے تھک کر بیٹھ جاؤ، روزہ، جوتلو پیچہ کرنے
کا پیش کش کیا گیا ہے، نہ صرف جوتلو پیاس کی مرہم بنا
حلال و حرام کی تمیز ختم ہو چکی ہے۔ نصیحت، چغلی، جھج

سود، رشوت، بدگمانی، حسد، بغض اور کینہ ہماری دوزخ و زندگی بن چکے ہیں۔ ہم نماز بھی پڑھتے ہیں اور ظلم بھی کرتے ہیں، ہم بھی کرتے ہیں اور زبان سے ہم زہریلی جملے بھی کہتے ہیں، روزہ بھی نہیں اور دل کو کوئی ٹوڑنے والی چیز ہے۔ آخر یہ کیا اسلام ہے؟ یاد رکھو! کثرت بہت تھکتی ہے۔ وہ جہنم کا پتلا ہے جو پھر دولت و ثروت کا پتلا ہے، طاقت، دغا، شر اور دل کو ٹھنلے کرنے کی پکڑ کی ہے۔

ہیران اور حافی سے اور زبان گنگ ہو جاتی ہے۔ قبر کا اندھیرا، منکر کے سوال کے ہنسی کی جولا کی، ملی صراط کی بارش اور جہنم کی آگ یہ حقیقت ہیں، کہاں ان نہیں۔ اگر ان جہنمی میں نہ سدرہ، اگر اب غفلت نہ تھی تو نہ کی، اگر اب غفلت نہ تھا تو نہ نماز، فجر ان اور شریعت کو معطل زندگی کا حصہ نہ بنایا تو غفلت سے ہمارا حال اور کیا ہوگا کہ ہم سچ نہیں دیکھیں۔

یہیں سے کہنا چاہئے کہ ہم کو ہرگز کوئی ایسا موقع نہ ملے گا کہ ہم

اب بھی وقت ہے! ہوش کے ناخن لو! غفلت کی نیند سے جاگو!
 زندگی بدل ڈالو اور دنیا یاد رکھو، جو انہیں بدلا، کل وہی سب
 یاد پہچانتا گے۔ اللہ کی طرف لوٹ آؤ، جی تو بہر کر، ورنہ اللہ
 کی اس آئے کی کڑھائیاں یاد رکھیں گی۔ یہ محض غافل نہیں، ایک
 مہرل کی فداوارا ایک سے خیر خواہ کی پیچھے ہے۔

رمضانِ مسلمان : رمضانِ مسلمان بن جانا دراصل ایمان کے لیے نہایت خطرناک اور تباہ کن رویہ ہے۔ یہ وہ طرز زندگی ہے جس میں انسان پر اور اس اللہ کی نافرمانی کا زور لاتا ہے، مگر رمضان ہی ایک عبادت گزار ابن برحق بناتا ہے۔ یہ روش صرف دین کی مخالفت ہے بلکہ یہ اللہ کے ساتھ ایک طرح کی ودادی اور بی رحمی ہے۔ لیکن یہ کچھ دن کے چند روز ہیں جن سے چند ماہ پہلے چننے پانے اور کرت لینے اور چند روز کے بعد کپڑوں کے بدلنے اور لٹو ہونگے، یہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اسلام کسی ایک مہینے کا دین نہیں ہے بلکہ یہ عملی زندگی کا ضابطہ ہے۔ جو شخص گیارہ مہینے نماز کرے، قرآن سے متعلق رہے، حرام میں دو بار بے، ان لوگوں کے پیالہ کرے، ظلم کرے، خود کو دے، صحبت ہوئے اور پھر میں اس کا ایک نیک بن جائے گا۔ لیکن اگر وہ دراصل احمق ہو جو کہ ربا ہوگا، اللہ کو کہے گا کہ ان لوگوں کے حال جانتا ہے، تو واقف ہے اور اس سے ہم مل کر کچھ کرے

رمضان میں مسلمان دراصل عبادت کو رسم بنا لیتے ہیں اور دین کو ۔۔۔ ان کے لیے نماز بوجھ بن جاتی ہے، قرآن صرف رمضان کی

مرشدِ انجمنِ
سُنی اِسلامیہ
MUMBAIRAABTA

غزل

بُھولی بُھوئی صدا ہوں ، مجھے یاد کئے
تم سے کہیں ملا ہوں ، مجھے یاد کئے

منزل نہیں ہوں ، خضر نہیں ، راہزن نہیں
منزل کا راستہ ہوں ، مجھے یاد کئے

میری نگاہ شوق سے ہر گل ہے دیتا
میں عشق کا خدا ہوں ، مجھے یاد کئے

نغموں کی ابتدا تھی کبھی میرے نام سے
اشکوں کی ابتدا ہوں ، مجھے یاد کئے

گم صُم کھڑی ہیں دونوں جہاں کی حقیقتیں
میں اُن سے کہہ رہا ہوں ،،، مجھے یاد کئے

ساعر... کسی کے حسنِ تغافلِ شعار
کی یہی بُھوئی ادا ہوں ، مجھے یاد کئے

—
ساغر صدیقی

سماجی انصاف کی نئی سیاست...

فندلال شرمہ

2024ء انتخابات کے بعد دلت، او بی سی اور مسلم ووٹوں میں بڑی تبدیلی آئی ہے۔ کانگریس اور
 ساج وادی پارٹی کو
 فائدہ ہوا، جبکہ بی
 ایس پی کمزور
 ہوئی۔ سماجی
 اُصاف کی
 سیاست نئے رخ
 پر ہے۔ دلت اور
 سماجی اُصاف کی
 سیاست رہوئے

والی عالیہ سر میں لو اگر گرائی سے دیکھا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ یو کی ایک نیا پیدا ہونے والی صورت حال میں بلکہ 2024 کے لوک سمجھات بات نے اس کی بنیاد پہلے ہی رکھ دی تھی۔ 13 مارچ کو کھنڈوں میں کانگریس کے زیر اہتمام "ماجیک پروٹون ڈیس" کے موقع پر منعقدہ پروگرام نے اس بدلتی ہوئی سیاسی سمت کو مزید واضح کر دیا۔ اس تقریب میں نہ صرف کانگنی رام، شاہو جی تباران، بیروٹی یا پچولے اور ذرا کشمیر راؤ امبیڈکر کی تصاویر نمایاں ہیں بلکہ گاندھی تنہا اور ملانا آڑائی سوہودگی میں ایک وسیع سیاسی پیغام دے رہی تھی۔ اندر گاندھی پر نقشگان کے جمیو پیٹر میں ہار وگرام کا آغاز اگرچہ دوپہر ڈھائی بجے ہوا تھا، مگر دو بجے تک بالکل طور پر بھر چکا تھا۔ انج پر ایف او کو گاڑ دی گئی جلوت، ایسیست کو پسمناء اور پسمناء کے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔ یہ واضح تھا کہ گاندھی نے اپنے فوک گاندھی سٹی اپنی سیاست کو سامنے لایا۔ قازان سے مساتھ کے بڑے حلقا نا گندھی سے جب راکھ گاندھی نے اپنے فوک گاندھی سٹی اپنی کرسف نعرے قازان سے کچھ حاصل نہیں ہوئے بلکہ انہیں ایسے 100 افراد درکار میں جو زمین غریب تبدیلی کے لیے خود کو وقف کریں، وہاں میں موجود تقریباً تمام لوک کھڑے ہو گئے۔ یہ منظر محض جذباتی رد عمل نہیں بلکہ بدلتی ہوئی سیاسی سوچ کی عکاسی تھا۔ 2024 کے انتخابات نے اس تبدیلی کو مکمل شکل دی۔ مجاہد سے چتراپاتی جہاں 400 ہزار کے نعرے کے ساتھ میدان میں اتري تھی، وہاں سے صرف 240 نشستوں پر انتخاب لڑا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہی کہ اکثر پزیش میں مختلف طبقات نے کانگریس اور سانج واوی پارٹی کی حمایت کی۔ کانگریس نے اس بار تاریخ 6 دسمبر کو شش جمعیت، جسے 2019ء مقابلہ میں فتح ملی تھی، اضافی ووٹوں کی مدد سے اپنی دولت، او بی سی، اور دیگر طبقوں سے تعلقل رکھنے والے اتحادی ارشال خانے۔ وہی طرف سانج واوی پارٹی نے صرف 37 نشستوں حاصل کیں اور اس کے بعد 86 فیصد کامیاب امیدوار ملت، او بی سی اور مسلم ہیں منظر سے تحسے ایس ڈی اینز الائن - لوک نیقی کے پوسٹ پول سرے کے مطابق، اندازاً یکا لک 92 فیصد مسلم، 82 فیصد یادو، 56 فیصد غیر جاٹ ملت اور 25 فیصد جاٹ ملت ووٹ حاصل ہوئے۔ یہ اعدادوشمار اس کی نشاندہی کرتے ہیں کہ دلوت ودوں میں بڑی سطح پر تبدیلی آئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں سانج پارٹی، جو نجی دلوت سیاست کی مضبوط طاقت سمجھی جاتی تھی، 2024 کے انتخابات میں صفر پر آ گئی۔ ماہرین کے مطابق اگر دلوت ودوں کا کلکا نا ذخائر اقتصاد کی طرف متوجہ ہوتا تو ایس ڈی این کی یہ حالت نہ ہوتی۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ دلوت ووزر کے درمیان ایک

ایک ایسی سیاسی و مذہبی کیفیت بنو ہوئے، جو ملحدوں کو ۲۰۲۱ء کی فحاشیات تک سرشار رہا ہے۔ یہ باتوں کی سیاسی کمزوری کی ایک وجہ جان کا کافی ہے۔ پی کے ساحتھمزور یہ بھی مانتا تھا کہ باہر سے یہی وجہ ہے کہ کانگریس میں اس پروگرام میں مقررین نے بغیر نام لے لیں اور رہنماوں نے تجزیہ دیا جو ’مغایبت‘ کا شکار ہو چکے ہیں۔ رائل گاندھی نے بھی اس بات پر زور دیا کہ امپریٹر کار و کاشی رام نے بھی سمجھتے نہیں کیا، جبکہ ان کے کئی رہنما ایسا کر رہے ہیں۔ کانگریس کے اوپن سی شیعے کے سربراہ انیل ہے۔ نندنہ بھی یہی بات و دہرائی کہ صرف حکمران جماعت ہی نہیں بلکہ ایڈوکیٹس کے پچھلے رہنما بھی اصولوں سے ہٹ چکے ہیں۔ رائل گاندھی کی جانب سے کاشی رام کو بھارت رتن دینے کی تجویز بھی اسی سیاسی حکمت عملی کا حصہ ہے، جس کا مقصد درجہ طیف کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنا ہے۔ اس پر باؤنی نے رد عمل دیتے ہوئے کانگریس پر انرازم لگا کر دوہی ایس پی کے رہنماؤں کی وراثت کو استغفال کر رہی ہے۔ یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ کانگریس اور رائل گاندھی نے دہلیوں اور سماجی انصاف کی آواز اٹھانا چاہا کہ شریعہ کی ہے۔ بھارت جو خود اپنا راز کے دوران اور اس کے سیاسی رائل گاندھی مسلسل آئین، ذات، سیاست کی مروجہ شاہی اور ریڈیشن جیسے مسائل پر چل کر بات کرتے رہے۔ وہ جب بھی اپنا نظارہ پیش آئین کی بنیاد پر مختلف علاقوں اور طبقات کے دلوں میں گھر گھر کنی گئی آئین خطرے میں ہے۔ یہ محض ایک فخر نہیں تھا بلکہ ایک تشدید پیغام تھا۔ اختتام کے دوران اور اس کے بعد بھی رائل گاندھی یہ سمجھانے میں کامیاب رہے کہ آئین، جو دہلیوں، پسپا مہا طبقا، آدیواسیوں اور اقلیتوں کو سماجی استحصال اور برتری سے تحفظ فراہم کرتا ہے، جو خود خطرے میں ہے۔ وہ جب بھی اپنا نظارہ پیش آئین کی سرخ جلد ملانی کا دھماکے ہیں تو خام اس کو ایک علامت کے طور پر دیکھتے ہیں، جو یہ پیغام دیتی ہے کہ ملک کو محفوظ رکھنے کا راستہ اسی ہے ہو کر گزرتا ہے۔ اسی سوچ کے تحت آئین کے مضمون پر مکالمہ آئین کا نفرینوس کے سلسلے آج بھی بڑھا گیا۔ ان تمام گوشوں اور بھارت جو وہم کے دوران اور اس کے بعد عوام سے سلسلے رابطے کے نتیجے میں رائل گاندھی کی ایک تشدید ابھر کر سامنے آئی ہے اور پسپا مہا مہم اور دہلی سے ہونے والے طبقا کے رائل گاندھی سمجھنے لگے ہیں کہ شریعہ اس کی شکل میں ہے اور اس کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کی کوشش کو عظیم برہمن یونیورسٹی کے پروفیسر اور ساجیات کے ماہر خالد انیس انصاری اس زور ہے، دیکھتے ہیں کہ کاشی رام کے سماجی انصاف کے نظریے (85 بمقابلہ 15) کے مقابلے میں رائل گاندھی کا ڈیڑھ اونچے ہے۔ اس میں صرف ذات کا پہلو شامل ہے بلکہ سماجی مسائل کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ یہ صرف ذات پر مبنی سیاست نہیں بلکہ اس میں سخت کش اور غرب طے کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اب تک رائل گاندھی ایک ایسے رہنما سمجھے جاتے تھے جن کے پاس اپنا ادعا و دھت چیک نہیں تھا، جبکہ بہت سے ایسے طبقا بھی موجود ہیں جن کے پاس کوئی قباحت یا نمائندگی نہیں ہے۔ ایسے ایک کانگریس کے پاس یہ موقع ہے کہ وہ ان طبقا تک پہنچے جو کسی ایک جماعت کے مستقل روڈ نہیں سمجھے جاتے، جیسے انتہائی دلت، انتہائی پسپا مہا اور پسپا مہا مسلمان جنہیں حقیت ہے کہ اس وقت سماجی انصاف کے سلسلے پر اگر کوئی اس کو اتفاق آواز سنائی دیتی ہے تو وہ رائل گاندھی کی ہے، اور جو لوگ سمجھ اور بے پی کی نظر یا اس کے ساتھ اتفاق نہیں رکھتے، انہیں رائل گاندھی کے علاوہ کوئی واضح حتمی نظر نہیں آتا۔

بچوں کی تعلیمی کیریئر پر ٹی وی کے اثرات

بڑھنے کے بجائے تساہل پیدا ہوتا ہے جو ان کی ہمسائی دہشتی و دہلو کو
سختوں کو نقصان پہنچاتا رہا ہے اور اس کے اثرات ان کے تعلیمی کیریئر پر
بھی پڑے ہیں۔ آپ سب کے کہیں یہاں نہیں ہیں۔ ویزن کے صرف مختصر
پہلو کا یہ رہا ہوں، بچوں کی تحقیقی تعلیمی سلاستیں کو مٹی سے بڑھ کر نقصان
پہنچا ہے اس لیے اس بار ادارہ ویزن کے جس میں وی کے کچھ تھے پہلو بھی
ہیں اور ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ بچوں کی وی پر کام دیکھ کر دنیا کے
حالات کو کونف سے واقف ہونا چاہیے۔ وی کے معلومات کا استعمال
کیا ہے اس کی صلاحیت سے بڑھ کر اس کے مفاد کے لیے جس میں اضافہ ہو رہا ہے
کہ وہ وی کے تعلیمی ترجیحی پروگراموں میں بھیجیے تو بڑھتے ہیں۔ کتنے میں اس
کے لیے یہ مددگار ثابت ہو سکتے ہیں لیکن وی کے تعلیمی نتائج کے مقابلہ میں
نقصان پہنچا دینا چاہیے یاد ہیں اس لیے بہتر یہ ہو گا کہ وی کو بچوں کے لیے تعلیمی
منوع قرار دینے کے بجائے اس کا استعمال محدود درجائے سے دیا جائے۔ وی کے
نکاحات میں اسلامی سبق آموز اور صاف شجرے تفریحی پروگرام بھی ہیں
مر پڑھتوں کی یہ مادیاری ہے کہ وہ وی کو بچوں پر حاوی نہ ہونے دے۔ وی کے
خود ساختہ پیڈر کے ایسے وی پر پروگرام بچوں کو کھانا کھانے اور ان کے جتنی بھی
مطلوبہ کے تعلیمات میں بھی بچوں پر واضح کر دیں، جس طرح وی پر بچوں کے
صاحب اس کا استعمال بڑھ کر وہ کم عمری کے دورے کے ضرور فائدہ مند
کا موں کا جو وقت ہم اس میں بچوں کے وی کی وی کو دور رکھیں۔
یاد رکھئے! جن گھر وی میں ہیں ویزن گھنٹوں چلتا رہتا ہے تو سمجھو
اڑکی سے بچوں کی ناعت پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ امریکہ میں ۳۰-۴۰
ہے فیصد بچے ای سے بہرہ سے بن کے بڑھا ہو گئے ہیں، کتنے ہی بچوں کے
میتانی خراب ہو چکے ہیں اور ان میں کم عمری میں ٹیکہ کا بہرہ اڑا دیا ہے۔ حقیقت
یہ ہے کہ بچے بچائی کی کل عمر ہوتے ہیں جس سامنے میں جائیں، آپ آئیں
آج کل کتنے بچے بچائی کے لیے ان کے بڑوں کو بھی خود اڑانا پڑے گا، بچے

[illegible]

پہلے بچے جو مدت اسکول کے علاوہ گھروں میں پڑھتے تھے اسکول کا ہم دورہ کرنے میں گزارتے تھے اب وہی دیکھ کر ضائع ہو رہے ہیں، نرسری اور پرائمری اسکولوں کے بچہ دہانے کے لیے بچوں کی منت واطار کا مشاہدہ کیا تو انہیں اعزازہ ہوا کہ پہلے بچوں میں خیال دہی یعنی سوچنے و فہمنے کی صلاحیت زیادہ تھی، وہ اپنے لیے کھیل خود اختیار کیا کرتے تھے، کھیلنے کے اپنے ہاتھ سے بناتے تھے، جب سے ٹی۔ان پر حاوی ہوا ہے وہ سوچے اور اختراع کرنے کے بجائے وہی کرنے کے لیے جوتی وہی ان سے کہتا ہے یا جودہی پر دوسروں کو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بچوں میں منت وکوشش کی عادت بھی کم ہو رہی ہے، جب وہ سوچنے کے فہمنے کے لیے وہی پرورگار میں بڑے سے بڑے مسئلہ کا آئینہ کار نظر آتا ہے تو وہی بڑے ہو کر کہتا ہے: اے! میں نے اس کا جواب نہیں دیا

[illegible]

ہم کہتے تو ہیں کہ ملک و ممان کا مستقبل ہونے لگیں اس
 تسلی کی تعمیر و تخیل پر جو پیش دہیے، جو کچھ کیانی لغوات و سبے جا
 شامت میں مبتلا ہو کر باقیات خالص کے لئے میں علاوہ دہے مارے
 بل کا اثنا شامت ہو سکتے ہیں، ہم مشرق کے لوگ مغرب اور اس کی
 تو لگائی تو یہ نظروں سے دیکھ کر اس کی تسلی کرنا تو چاہتے ہیں لیکن
 مکملوں کے تجربات سے کام لے کر اس سے پرہیز نہیں دیتے۔ بلکہ پڑن
 بچوں پر سزا سزات کے شکار کرنے کا فیصلہ پھر مین ہو چکے ہیں،
 لئے انہوں نے اس کا منصوبہ بند طریقہ سے مقابلہ کیا ہے ضرورت
 بات کی ہے کہ مغرب کے ان تجربات کو ہمارے لئے بھی جتنی نظر
 جائے اس تسلط کی روش مثال جو مان اور ہمارے دہے کے پیش کی
 ارات بروک کراؤ، گائیڈ، اسطو، تمام کچھ سے بھرا کر، ہائی

ڈاکٹر حفیظہ عارف

آج کے دور کو سائنسی تحریقات اور چمک و دمک کا دور کہا جاتا ہے۔
کی ایجادات میں سب سے زیادہ اون تیزی کے ساتھ فروغ پا رہے
جہاں ایکٹو ایک میڈیا لبریری ذرائع ابلاغ ہیں جنکی ایک قسم ٹیلی
و جوبڈت کو خود برقی نیٹیں اسی کا کاپیائیاں نشر و تقصان دے
ہے لیڈرین کے جوبڈت کا یہ عالم ہے کہ انگرہر میں اسی کی پیوڈ
ہے کھاتے پیوڈ شری نہیں جنیں اور مواضعت میں رہنے والے
دی کہہ کر ایک تفرق کا سامان کر لیتے ہیں خاص طور پر جب سے
پیشیل اور نیٹیل کی وی کا چلن برحاضے توئی وی کا دائرہ برضت جارہا
ہے رات دن ۲۴ گھنٹے اس کے مختلف پروگرام الگ الگ چینلوں
عائے جاتے ہیں اور گرہ کے کبھی مچھوئے ہوں یاڑے، سچے
ہیڑے، اس کو وہ جوبڈت اور جب کی کو متبول پروگرام آتے تو
کے لوگ تمام کام کا چمچور کر لیں اور سکرین کے پیوڈ
ہے ہر ایک کے شعور کا مول کی انجینئری میں روٹنے ہوئی۔

گھر کے بڑے اور ذمہ دار تو پہنچی اپنے ضروری کاموں کو انجام دے گی کی طرف رخ کرتے ہیں یا اپنے چند پیدہ پروگرام کو دیکھ کر کام میں مصروف ہو جاتے ہیں لیکن بچوں کے بارے میں یہ نہیں سکتا کیونکہ ان کے ذہن خام ہوتے ہیں، اپنے لیے کیا اچھا ہے اور اس کا کیا نہیں زیادہ طافِ غریب ریتاں لئے ان کی نگرانی کی جائے یا باز وقت نی کی وی اسکرین کے سامنے گزار کر ضائع ہو رہے ہیں، لکھنے کی ذمہ داری سنبھال جاتے ہیں تقریباً پروگرام دیکھنے میں یہ جانتے ہیں کہ جگہ کے طور پر اس کے درمیان میں جو اشتہارات آ رہے ہیں ان میں کون کونسی چیزیں ہیں، ان اشتہارات پر عام غصا ہے برا بھلا بھی تو کر دے گا سو کہ وہ طاقی اٹھائے

[illegible]

جا سکتا ہے۔ تقابلی طور پر، فی و فی چھتر بہت زیادہ کم ہوئے ہیں۔ اگرچہ کوئی ان کے خیالات سے اختلاف کرے "جسٹس ایچ بی مشہوہ" کہا کہ انہیں نے کہا کہ موجودہ مینوشن میں اٹھائے ہوئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ اپنے وقت فرغور کو خیر ضرورت ہے، جسٹس ایچ بی نے سکر اراشن سے کہا: "میں سمجھتے ہیں کہ سید کا کہنا کہ فی بریٹنگ ذمہ دارانہ اس وقت ہوتی ہے، اگر تب سے سامان کی کمی نہیں ہے، تو اس کو خود حل کر لیں۔"

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvati. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

اور دے دہارہ آئینہ شجہ اللہ کی خصوصی میوزک ایونٹ جوتوی کیور کے اور دارالکونوت سہیل کے مشہور مقام جوار Ghwangwamun میں منعقد ہوا۔ جہاں ملاحدی کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ پولیس اہلکاروں کے مطابق تقریب 22:00 بجے، 60 سالہ ایک اندازوں سے